© rasailojaraid.co

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

اسلام کا پیغام اور مسلم اُمہ کی حالتِ زار

یوم عرفہ ۱۴۲۹ھ کو میدانِ عرفات میں ہونے والے خطبہ حج کا اُردو ترجمہ

صعیدِ مکہ معظّمہ سے بلند ہونے والی یہ آواز ہر سال مسلم ممالک کے سیاسی مفادات اور سرکاری جکڑ بندیوں سے بالا تر ہو کر کلمہ اسلام کے نام پر ملتِ اسلامیہ کو مخاطب کرتی ہے۔ مسلمانوں کے عالمی اجتماع سے بلند ہونے والی یہ صدا اسلام کا ایک جامع نقشہ کھینچتے ہوئے مسلم اُمہ کو درپیش حالات پر ایک جامع تبصرہ پیش کرتی اور ان کی مشکلات کا ایسا حل سامنے لاتی ہے جو قرآن وسنت کی آیات واحادیث سے براہِ راست مُستنیر ہوتا ہے۔ معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی اس متبرک آواز میں خلوص کی چاشنی، مسائل کا درد، مشاہدے کی گیرائی وگہرائی اور اصلاحِ احوال کا بہترین حل محسوس کرسکتا ہے۔ اس خطبہ کا اوّلین حصہ عبادات کی ترغیب وتفصیل پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی فردِ مسلم میں قوتِ ایمانی اور اللہ سے تقرب کا اَساسی ذریعہ ہیں۔ اس کا دوسرا حصہ مسلمانوں کی اُخوت اور باہمی حقوق کی ترجمانی کرتا ہے جو مسلم معاشروں کی فلاح وصلاح کے ضامن ہیں۔ اس کا آخری حصہ ملتِ اسلامیہ کی صورتحال کے عمیق مشاہدے کے بعد اُنہیں دردِ دل سے قرآن وسنت کی طرف لوٹنے اور اِنہیں اپنے اصلاحِ حالات کا نسخۂ اکسیر بنانے کی رہنمائی دیتا ہے۔ بیت اللہ سے بلند ہونے والی اس صدا میں ہمیں اپنے معاشروں اور ممالک کو درپیش مسائل کی لطیف نشاندہی اور ان کا حل میسر آتا ہے اور ہر طبقہ زندگی کو مخاطب کرکے اُنہیں اسلامی ہدایات کو اپنانے اور اپنا روزمرہ معمول بنانے کی تلقین کی جاتی ہے۔
ہم اگر غور کریں تو اس خطبہ میں وطن عزیز پاکستان میں امن وامان کی صورتحال، بیرونی مداخلت اور مسلم معاشروں کو درپیش اباحیت اور ذہنی بے چینی وبے سکونی جیسے مسائل کا تذکرہ اور حل بھی موجود ہے۔ ان مسائل کے حل میں جدید مفکرین کی طرح ترقی ومادّیت اور روشن خیالی کے جدید اُسلوب کے بجائے قرآنِ کریم کی روشنی میں ربّ اور اس کے احکامات (دین خالص) کی طرف لوٹنے کو ہی باعثِ فلاح قرار دیا جاتا ہے۔

خطبہ حج کو ہمیشہ سے مسلمانوں میں ایک قدر ومنزلت حاصل رہی ہے اور مسلمان ایک خاص جذب واحترام سے اس خطبہ کو سنتے ہیں۔ الحمد للہ ادارہ 'محدث' کے ذریعے ماضی کی طرح اس برس بھی اُردو میں ترجمہ ہو کر یہ خطبہ بہترین ممکن اُسلوب میں آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ امام کعبہ ڈاکٹر شیخ عبد الرحمٰن السدیس اور بیت اللہ کے دیگر خطبات کی طرح حج کے یہ خطبات بھی اُردو زبان میں صرف ادارۂ محدث کو ہی اپنے قارئین کے سامنے پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ زیر نظر خطبہ کو حاصل کرنے اور 'محدث' کے لئے خطاب سے تحریر میں منتقل کرنے کی سعادت جزائر کے ایک نوجوان سعد بن سالم کے حصے میں آئی ہے اور محدث کے معاون جناب کامران طاہر نے اس کا سلیس اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ حصہ اوّل کو بوجہ طوالت حذف کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان دینی خدمات کو استمرار واستحکام نصیب فرمائیں۔ آمین! ح م

© rasailojaraid.com

تمام تعریف اللہ تبارک وتعالیٰ کو سزاوار ہے، ہم اس کی حمد وثنا کرتے ہیں اور اس کی مدد اور مغفرت کے طلبگار ہیں۔ ہم اپنے نفسوں اور برے اعمال کے شر سے اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ جس کو وہ راہ یاب کردے، اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اما بعد! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو جو بلند مقام عطا فرمایا اور سارے جہاں کے لوگوں پر بزرگی بخشی اور ان کے راستے کو راہِ ہدایت قرار دیا۔ آپؐ نے لوگوں کو اپنے ربّ سے بخشش کی طرف دعوت دی اور اس کے عتاب سے متنبہ کیا اور ڈرایا اور آپؐ نے اللہ کے راستے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں سے جہاد کا حق ادا کردیا۔ صلوات الله وسلامه عليه أبدًا دائمًا

مسلمانوں میں باہمی احترام وحقوق

◉ آپ ﷺ نے ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تنبیہ فرمائی جیسا کہ روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے آپؐ سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: «الصلاة على وقتها» نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا: «بر الوالدين» والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، آپؐ نے ان کی نافرمانی سے بچنے کی تلقین فرمائی کہ

«أكبر الكبائر الإشراك بالله وعقوق الوالدين» (صحیح بخاری:۵۲۷، ۶۹۱۹)

''سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔''

◉ ہمیں تعلیم دی کہ ہم مہمان اور ہمسایہ کے حقوق کا اِکرام کریں، اسی طرح صلہ رحمی کا خیال رکھیں، فرمایا: «من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره»

''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کا خیال رکھے۔''

مزید فرمایا «فليكرم ضيفه» ''اور اپنے مہمان کا خیال رکھے۔'' (صحیح بخاری:۶۰۱۹)

◉ اخلاق کے بارے میں فرمایا: «البر حسن الخلق» (صحیح مسلم:۲۵۵۳)

''حسن اخلاق سے پیش آنا نیکی ہے۔''

© rasailojaraid.com

◉ سچائی کی تلقین یوں فرمائی:

«الصدق يهدي إلى البر وإن البر يهدي إلى الجنة وما يزال الرجل يصدق ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقًا» (صحیح مسلم: ۲۶۰۷)

''سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، ایک آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کی طلب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔''

اور فرمایا: «إن الصدق طمأنينة وأن الكذب ريبة» (سنن ترمذی: ۲۵۱۸)

''بے شک سچ قلبی اطمینان ہے جبکہ جھوٹ اضطراب ہے۔''

◉ آپ ﷺ نے ہمیں منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے ایک بہت ہی ہمدردانہ بات بتائی اور فرمایا: «الدين النصيحة» ''دین سراسر خیر خواہی ہے۔'' صحابہؓ نے استفسار کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ! کس کے لئے؟ فرمایا:

«لله ولكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم» (صحیح مسلم: ۵۵)

''اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، ائمۃ المسلمین اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

◉ آپ ﷺ نے ہمیں دین پر استقامت کی ہدایت کی۔ سفیان ثقفیؓ نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتلائیں کہ جس کے بعد میں مجھے کسی اور سے سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ آپؐ نے فرمایا: «قُل آمنتُ بالله ثم استقم»

''اس کا اقرار کرو کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔'' (مسند احمد: ۳/۴۱۳)

◉ آپ ﷺ نے ہمیں اتحاد و اتفاق اور باہمی تعاون کی تعلیم دی، فرمایا:

«المؤمن للمؤمن كالبُنيان يشد بعضه بعضا» (صحیح بخاری: ۲۴۴۶)

''مؤمن کے لیے مؤمن کی مثال ایک عمارت کی ہے جس کے مختلف حصے ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔''

اسی طرح آپ ﷺ نے اہل ایمان کی ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی اور محبت کی مثال یوں ارشاد فرمائی:

«مثل المؤمنين في توادّهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى» (صحیح مسلم: ۲۵۸۶)

© rasailojaraid.com

''مسلمان آپس میں پیار ومحبت، رحم وشفقت اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی مثال رکھتے ہیں کہ جسم کا ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم اضطراب اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

◉ ہمیں عدل کو قائم کرنے اور ظلم سے اجتناب کی تعلیم دی ہے، فرمایا:

«اتقوا الظُّلم فإن الظلم ظلمات يوم القيامة» (صحیح مسلم:۲۵۷۸)

''ظلم سے بچ جاؤ کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا۔''

اور فرمایا: «المُقسطون يوم القيامة على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين، الذين يعدلون في حكمهم ...... » (صحیح ابن حبان:۴۴۸۵)

''عدل کرنے والے قیامت کے دن رحمٰن کی دائیں جانب نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے اوراس کے دونوں ہاتھ ہی داہنے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، اہل وعیال اور اپنے فرضِ منصبی میں انصاف کرتے ہیں۔''

◉ آپ ﷺ نے ہمیں حقوق کی ادائیگی کی تلقین کی اور فرمایا: «لتؤدن الحقوق إلى أهلها يوم القيامة حتى يقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء» (مسلم:۲۵۸۲)

''قیامت کے دن تم سے حقداروں کے حقوق دلائیں جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کو سینگوں والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔''

اور فرمایا:«حق المسلم على المسلم ست إذا لقيته فسلم عليه وإذا دعاك فأجبه وإذا استنصحك فانصح له، وإذا عطس فحمد الله فشمته، وإذا مرض فعده، وإذا مات فاتبعه» (صحیح مسلم:۲۱۶۲)

''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ جب اسے ملے تو اسے سلام کہے، جب مسلمان دعوت دے تو اسے قبول کرے، اور جب وہ ہمدردی کا محتاج ہو تو اس کی ہمدردی کرے، جب چھینک مارے (اور الحمدللہ کہے) تو اس کو (يرحمك الله سے) جواب دے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے اور جب وہ فوت ہوجائے تو اس کا نمازِ جنازہ پڑھے۔''

◉ آپ ﷺ نے لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے بھی ہمیں رہنمائی دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: «كل سلامي من الناس صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس يعدل بين اثنين صدقة» (صحیح بخاری:۲۹۸۹)

''ہر دن سورج طلوع ہونے پر ہر انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔''

◉ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو آپس میں تواضع و اِنکساری کی ہدایت دی اور فرمایا:

«إن الله أوحى إليّ أن تواضعوا حتى لا يفخر أحد على أحد لا يبغي أحد على أحد» (صحیح مسلم:۲۸۶۵)

''اللہ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ تم لوگ انکساری اپناؤ۔ ایک دوسرے پر فخر نہ کرو اور نہ ایک دوسرے پر ظلم کرو۔''

◉ آپ ﷺ نے رازوں کو اِفشا نہ کرنے اور مسلمانوں کے عیوب پر پردہ ڈالنے کی تعلیم دی، فرمایا: « من ستَر مسلمًا ستر الله عليه في الدنيا والآخرة» (ابن ماجہ:۲۵۴۴)

''جس نے اپنے مسلمان کے بھائی کے عیوب پر پردہ ڈالا، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا۔''

◉ چغلی وغیبت سے پرہیز کی تلقین فرمائی اور یہ وضاحت کی کہ کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات کہنا جو اسے ناپسند ہو غیبت ہے اور آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو کسی کے بارے میں کچھ الفاظ کہنے پر فرمایا:

«لقد قلتَ كلمة لو مُزِّجَتْ بمَاء البحر لمَزَجتْه» (ابوداؤد:۴۸۷۵)

''تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر سمندر میں ڈال دی جائے تو اس کا پانی بھی کڑوا ہوجائے۔''

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: «لا يدخل الجنة نَمَّام» (صحیح مسلم:۱۰۵)

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

◉ آپ ﷺ نے ہمیں متنبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو گالی نہ دی جائے، لہٰذا فرمایا:

«سِباب المسلم فسوق وقتاله كفر» (صحیح بخاری:۴۸)

''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔''

◉ جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی سے بچنے کے بارے تلقین فرمائی:

«ألا وقول الزور وشهادة الزور» (صحیح بخاری:۵۹۷۶)

''خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی سے بچ جاؤ۔''

◉ آپ ﷺ نے ہمیں باخبر کیا کہ ہم مسلمانوں اور غیر مسلموں سے غدر و خیانت کے

© rasailojaraid.com

مرتکب نہ ہوں، فرمایا: «یُنصب لکل غادر لواء غدر یوم القیامة یقال: هٰذه غدرة فلان بن فلان» (صحیح مسلم:۱۷۳۵،۱۷۳۶)

''قیامت کے دن خیانت کرنے والے کی پیٹھ پر غدر کا جھنڈا گاڑ دیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں ابن فلاں کی غداری ہے۔''

- اور فرمایا:«من قتل معاهدا لم یرح رائحة الجنة» (صحیح بخاری:۳۱۶۶)

''جس شخص نے معاہد ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔''

آپ نے ہمیں تنگ دستوں کو مہلت دینے اور خوشحال لوگوں کو آسانی باہم پہنچانے کی ہدایت فرمائی ہے۔اس کے علاوہ آپ ﷺ نے باہم ایک دوسرے سے رحمت و تعاون، تمام اخلاقی قدریں اور فضائل اعمال بیان فرما دیئے ہیں۔

لوگو! یہ ہے حقیقی اسلامی مساوات جو عدل کو قائم کرتی ،ظلم کی سرزنش کرتی، راستوں کے پر امن ہونے کی ضمانت دیتی اور ہر حقدار کا اس کا حق عطا کرتی ہے۔

جی ہاں ! یہی وہ حقیقی اسلامی عدل ہے جو اپنی رشد و ہدایت پر مبنی اساسی تعلیمات کی وجہ سے جملہ نظام ہائے زندگی پر فائق ہے جس میں دین اور دنیا ہردو کے مفادات کوملحوظ رکھا گیا ہے اور وہ دین و دنیا کے درمیان موافقت پیدا کرتی ہے نہ کہ نفی کرتی ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللهُ الدَّارَ الآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾

''جو مال اللہ نے تجھے عطا کیا ہے، اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔'' (القصص:۷۷)

مادیت، عقیدہ کے خلاف نہیں اور نہ ہی عقیدہ مادّیت کا مخالف ہے بلکہ ان دونوں کے درمیان ربط اور تناسب از بس ضروری ہے، کیونکہ دین اسلام، دین و دنیا دونوں کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔

رحمۃ للعالمین ﷺ

اُمتِ مسلمہ! یہ ہے اسلام اور یہ ہیں اس کے حامل نبی عربی ﷺ جو محمد بن عبداللہ ہاشمی قرشی کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے نرمی و شفقت کے ساتھ اللہ کی

© rasailojaraid.com

طرف دعوت دی اور اُنہوں نے ہمیشہ دو مشکل راستوں میں سے گناہ سے پاک آسان راستہ اختیار کیا۔ اللہ نے اُنہیں تمام مخلوق کے لئے رسول بنا کر بھیجا اور یہ وصف صرف آپ کی ذات کے ساتھ خاص کردیا۔ آپؐ فرماتے ہیں: «وكان النبي يُبعث إلى قومه خاصة وبُعثتُ إلى الناس عامة» (صحیح بخاری:۳۳۵)

''ہر نبی ایک خاص قوم کی طرف بھیجا گیا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔''

- جو ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہیں جو اُنہوں نے ان الفاظ میں کی:

﴿رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ﴾ (البقرۃ:۱۲۹)

''اے ہمارے ربّ! ان لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو اُنہیں تیری آیات سنائے، اُن کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔''

- جن کی آمد کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے خود دی: ﴿وَاِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ﴾ (الصّف:٦)

''اور یاد کرو عیسیٰ کی وہ بات جب اس نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اپنے سے پہلے آنے والی توراۃ کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نامِ نامی 'احمد' ہوگا۔''

- اللہ نے تمام انبیا سے یہ وعدہ لیا کہ اگر ان میں محمد ﷺ مبعوث ہوں تو ان پر وہ ایمان لائیں گے اور سب انبیا بھی اپنی اپنی قوم سے یہ وعدہ لیتے رہے۔

﴿وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ...﴾

''اور جب اللہ نے پیغمبروں سے وعدہ لیا کہ آج میں نے تمہیں کتاب اور حکمت ودانش سے نوازا ہے، کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ پوچھا: کیا تم اس کا اِقرار کرتے ہو؟ اور میری طرف سے دی گئی ذمہ داری کو قبول کرتے ہو، تو اُنہوں نے کہا ہاں! ہم اقرار کرتے ہیں۔''

© rasailojaraid.com

- اہل کتاب اس آخری نبی ﷺ کو اچھی طرح پہچانتے ہیں: ﴿اَلَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَهُمْ﴾ (البقرۃ:۱۴۶)

"وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے، اس (نبی) کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں۔"

- ان کی کتبِ سماویہ میں بہترین توصیف بیان ہوئی:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

"(یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو نبی اُمی کی پیروی کریں جس کا ذکر وہ اپنی کتاب توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ اُنہیں نیکی کا حکم کرتا اور بدی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے طیبات حلال کرتا اور خبیث چیزیں حرام ٹھہراتا ہے اور اُن پر لدے ہوئے بوجھ اُتارتا ہے۔"

یہ ہیں نبیؑ باوصف ﷺ اور افسوس اس شخص پر جس نے ان کے راستے سے روگردانی کی اور تف ہے اس پر جس نے اُنؐ کی ذات اور سنت کا تمسخر اُڑایا۔ یقیناً ایسے بداعمال کے مرتکب خائب وخاسر ہوگئے اور اُن کے ہاتھ ٹوٹ گئے جس طرح ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہوئے۔

'اسلام'...... دین رحمت وسہولت

اُمتِ اسلام! دین اسلام وہ دین ہے جس میں ہر طرح کی آسانیاں رکھ دی گئیں ہے جو خالص، سچی اور خیر خواہی کا داعی ہے اور فطرت کے عین موافق ہے جو کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرۃ:۲۸۶)

"اللہ کسی جان پر اس کی قدرت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔"

اور آسانی کا یہ وصف اسلام کے ہر شعبہ، عقیدہ، عبادت اور معاملات میں پایا جاتا ہے۔ اسلامی عقیدہ کو سمجھنا بالکل آسان ہے جو فلاسفہ و متکلمین کی پیچیدگیوں اور اہلِ قبور کی خرافات سے منزہ ہے۔ جبرائیلؑ آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں اور اسلام، ایمان اور احسان کے متعلق بتلاتے ہیں ان کے جانے کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ

© rasailojaraid.com

«فإنه جبريل أتاكم يعلمكم دينكم» (صحیح مسلم:۸)

''یہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھلانے آئے تھے۔''

ارشادِ باری ہے:﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾(الذاریات:۵۶)

''میں نے جن وانس کوصرف اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔''

اسی طرح ہماری عبادات میں بھی آسانی واضح ہے۔ دیکھئے! نماز کے لئے وضوشرط ہے، لیکن پانی کی عدم دستیابی کے وقت تیمّم کواس کے قائم مقام قرار دیا گیا۔ نماز کھڑے ہوکر پڑھی جاتی ہے، اگر کوئی معذور ہوتو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے، بیٹھنے سے عاجز ہوتو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لے۔ اگراس سے بھی قاصر ہوتو چت لیٹ کرنماز ادا کرسکتا ہے۔ اسی طرح شریعت نے سفر میں چار رکعت والی نمازوں میں قصر کی بخشش اور کسی وجہ سے نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت عنایت فرمائی۔

مسلمان بھائیو! شریعت نے ہمارے معاملات میں بھی آسانیاں مرحمت فرمائی ہیں۔ اکثر چیزیں ہمارے لئے مباح کردیں:

﴿وَسَخَّرَلَكُمْ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ﴾ (الجاثیہ:۱۳)

''اوراس (اللہ) نے تمہارے لیے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کومسخر کردیا ہے۔''

معاملات میں ہمارے لئے حلت کو اصل قرار دیا جبکہ ظلم، دھوکہ اور جہالت کوحرام ٹھہرایا۔ یقیناً شریعتِ اسلام، اگر کوئی غور کرے، آسانیاں بہم پہنچانے والی شریعت ہے اور اللہ کا منشا بھی یہی ہے کہ ہم اس کی دی ہوئی رخصتوں کوقبول کریں۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

«إن الله يحب أن يؤتی رُخَصه كما يكره أن تؤتی معصيته»

(صحیح ابن حبان:۲۷۴۲)

''اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصتوں سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح اسے یہ امر انتہائی ناپسند ہے کہ اس کی معصیت سے اجتناب کیا جائے۔''

اور یہی وجہ ہے کہ معذور اور بھولنے والے پرگناہ ساقط کردیا گیا ہے۔ اور مؤمنین کی دعا کو اللہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

© rasailojaraid.com

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ (البقرۃ:۲۸۶)

''اے ہمارے ربّ! ہم سے بھول چوک میں سرزد ہونے والی لغزشوں کا مؤاخذہ نہ کرنا۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

«إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه»

''بے شک اللہ نے میری امت سے بھول اور مجبوری میں کیے جانے والے گناہوں کو ساقط کردیا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ:۲۰۴۳)

اللہ تعالیٰ نے ہم سے ہماری طاقت سے زائد بوجھ ہلکے کردیئے ہیں۔قرآن میں مؤمنین کا قول ہے: ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴾ (البقرۃ:۲۸۶)

''اے ہمارے ربّ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، وہ ہم پر نہ ڈال۔''

نبی ٔرحمت ﷺ نے فرمایا:

«إن هذا الدين يُسر ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه» (صحیح بخاری:۳۹)

''یہ دین سہل وآسان ہے اور اس دین میں کوئی شخص بھی شدت اختیار نہیں کرتا مگر آخر یہ دین اس کو مغلوب کرلیتا ہے۔''

اُمتِ مسلمہ! اسلام پانچ ضروریات کی حفاظت کے لئے آیا ہے جن میں دین، جان، مال، عقل اور عزت شامل ہیں۔اگرچہ اس نصب العین کی تائید پہلی شریعتوں میں بھی موجود ہے لیکن شریعتِ اسلامی نے ایسا کامل و عادل ضابطہ حیات دیا ہے، جس میں نہ صرف ایک فرد پر ہونے والی زیادتی کا مداوا کیا گیا ہے بلکہ پورے معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے اس کے اندر پورا منظّم نظام موجود ہے۔

بھائیو! آج ہمارے کانوں میں مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ حدود قائم کرنا سنگدلی اور وحشیانہ عمل ہے تو کوئی ان سزاؤں کے ردّ میں حقوقِ انسانی اور انسانیت کے نعرے الاپتا نظر آتا ہے۔ یقیناً ان نکتہ چینوں کے پاس ایک مظلوم فرد کے مداوائے دکھ کی کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے اور یہ کسی ایسی صلاحیت سے بالکل تہی دامن ہیں۔ اُنہوں نے اُمت

© rasailojaraid.com

مسلمہ کی امن وسلامتی کی صورتحال کا کبھی مشاہدہ نہیں کیا۔

ان سے پوچھیئے کہ یہ سب لوگ اس وقت کہاں ہوتے ہیں جب ہزاروں نہیں، لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کا خون بہایا جاتا ہے اور جس وقت کسی قوم کو غلام بنا کران کا استیصال کیا جاتا ہے اور ان کے وقار کو بلا جرم خاک میں ملایا جاتا ہے۔ اور یہ اس وقت کہاں ہوتے ہیں جب اُمت، اقوام اور علاقوں کی قسمت کے فیصلے کئے جاتے ہیں تاکہ اُمت کے درمیان دین، زبان، قرب اور ہر طرح کا رابطہ ختم کردیا جائے یقیناً یہ ظلم واستبداد اور بربریت کی بدترین صورت ہے۔

مسلمانو! یہ لوگ اس وقت کہاں ہوتے ہیں جب اُمتِ مسلمہ کی تذلیل کرنے، اسے ہراساں کرنے اور ان کی عسکری قوت کا جائزہ لینے کے لئے اسلامی خطوں میں اسلحہ کی سمگلنگ کے محاذ کھولے جاتے ہیں اور جب اسلامی ممالک میں نظریاتی و سیاسی میدان سجائے جاتے ہیں اور ان کے تحقیقی مراکز میں سطحی معلومات کو رواج دیا جاتا ہے۔

اے اغیار سے دوستی کے ہاتھ بڑھانے والو! اللہ سے ڈر جاؤ کہیں تم اُمت پر استبداد مسلط کرنے اور اس کے وقار واختیار کی دھجیاں اُڑانے والوں کے آلہ کار نہ بن جانا۔

اسلام کا نظامِ عقوبات

اے دانشورانِ عالم! شریعت نے عقوبات کی صورت میں ایک قوی نظامِ عدل قائم کیا ہے۔ اسلام میں قتل صرف قبیح ترین جرائم میں روا رکھا گیا ہے اور وہ ہے: قتل عدوان کی صورت میں، شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کے ارتکاب پر، مرتد ہوجانے پر اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوجانے پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لایحل دم امرئ مسلم یشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث: النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك لدينه المفارق للجماعة» (صحیح بخاری: ۶۸۷۸)

''اللہ کے وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دینے والے کا خون تین صورتوں کے علاوہ مباح نہیں: قتل کے بدلے قتل، شادی شدہ زانی اور جماعت سے الگ ہونے والا۔''

© rasailojaraid.com

* قاتل کو ظلم و عدوان سے قتل کی وجہ سے قتل کیا جاتا ہے تاکہ انسانیت کو اطمینان حاصل ہو سکے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰأُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

''اے عقل رکھنے والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ اُمید ہے تم اس کی خلاف ورزی سے گریز کرو گے۔'' (البقرۃ:۱۷۹)

مجرم پر رحم کرنے کی باتیں کرنے والے درحقیقت متاثرہ افراد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

* شادی شدہ زانی، زنا جیسے قبیح جرم کی پاداش میں سنگساری کے ذریعے قتل کر دیا جاتا ہے اور یہ اس سے پہلے کی شریعتوں میں بھی رائج تھا۔

* اسی طرح مرتد کی سزا بھی قتل ہے، کیونکہ وہ اپنی رضا اور اختیار سے اس دین میں داخل ہوا تھا۔ حدیثِ نبویؐ ہے: «ومن بدّل دينه فاقتلوه» (صحیح بخاری:۳۰۱۷)

''جو اپنا دین بدل دے، اسے قتل کر دو۔''

اور اگر یہ عقوبت ترک کر دی جائے تو لوگوں کے اسلام سے روگردانی کرنے کی وجہ سے زندقہ والحاد کا دروازہ کھل جائے گا۔ نظام میں رکاوٹ ڈالنے والے اور خلیفہ کے مقابلہ میں نئی جماعت تیار کرنے والے کو اس لئے قتل کیا جائے گا کہ اس نے اس فعل کا ارتکاب کر کے فتنہ وفساد برپا کر دیا۔ لوگوں کے اَموال کی حفاظت کے لئے چور کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں۔ اسی طرح نشہ آور اشیا استعمال کرنے والے پر اس لئے حد لگائی جاتی ہے تاکہ وہ عقل وفکر کو نقصان پہنچانے والی ان چیزوں کے استعمال کو چھوڑ دے۔

مسلمانو! کہاں ہیں وہ لوگ جو پوری دنیا پر اپنا تسلط چاہتے ہیں۔ وہ زمین پر فتنہ وفساد کا بازار گرم رکھنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں اور ایسے قوانین اور انجمنیں تشکیل دیتے ہیں تاکہ ان کے ذریعے مجرموں کو تحفظ دیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ﴾ (محمد:۱۴)

''بھلا ایسا ہو سکتا ہے کہ جو اپنے ربّ کی طرف سے صریح ہدایت پر ہو، وہ ان لوگوں کی طرح ہو

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

جائے جن کے لیے برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل نکلے ہیں۔''

مسلمانوں کی حالت زار اور اِصلاح اَحوال

اُمتِ مسلمہ! مال زندگی کے اُمور کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔اس کے ساتھ زمین کو آباد کیا جاسکتا ہے، معاشروں کو مضبوط کرنے کے لئے مال کا کردار بڑا اہم ہے۔ یہ اَشیا کے تبادلے، کرنسی اور مزدوری کی اُجرت کے لیے بہت ضروری ہے۔

فی زمانہ اقتصاد اور مال بذاتِ خود ایک مستقل علم بن چکا ہے جس میں افراد اور جماعتوں کی ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ معاشیات اس وقت ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے جس کے ذریعے قوموں کو زیر کیا جاتا ہے اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا جاتا ہے۔ کتنی ہی قومیں ہیں کہ جب ان کو اقتصادی مشکلیں ختم کرنے کا لالچ دیا گیا تو اُنہوں نے پالیسیوں کو بدل لیا اور اپنی قوم کے مقاصد کو پس پشت ڈال دیا۔

مسلمانانِ اسلام! اللہ کے واسطے بیدار جاؤ! دیکھو تمہارے اسلامی ممالک میں خود معدنیات کے ذخائر موجود ہیں۔ کیا ہم ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے؟ کیا کوئی اسلامی منڈی اس منافع بخش تبادلہ کا اہتمام کررہی ہے؟ اور کیا اس وقت کسی کے پاس کوئی ایسی اقتصادی منصوبہ بندی ہے جو سود سے پاک ہو؟ اب غفلت کی چادر اُتار پھینکو! قبل اس کے کہ سودی بینک تم پر ٹوٹ پڑیں اور تمہارے معاملات ان ہاتھوں میں دے دیں جن کو تمہاری حفاظت وسلامتی سے کوئی سروکار نہیں۔

اے مسلمان حکمرانو! آج مسلمانانِ اسلام انتہائی نازک حالات سے دوچار ہیں مسلمان جس قدر آج مظلوم وکمزور ہیں، ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ان پر ہرطرف سے دشمن کی یلغار ہورہی ہے اور ہمارے لیے ازبس ضروری ہے کہ ہم اپنے دین پر تمسک اختیار کرتے ہوئے اپنے درمیان اتحاد قائم کریں۔ وہ لوگ قومی خیانت کے مرتکب ہورہے ہیں جو اپنے شخصی مفادات کو امت کے اجتماعی مفادات پر ترجیح دیتے ہوئے اتحاد میں پیش قدمی نہیں کرتے۔ یہ لوگ اَغیار سے گٹھ جوڑ اور معاہدے کرتے پھرتے ہیں۔ یہی لوگ دشمنوں کے

© rasailojaraid.com

ساتھ مل کر اپنے علاقوں کے خلاف اور اپنے عقیدہ کے خلاف سازشیں بنتے ہیں اور یہ لوگ ان سے مل کر علاقوں پر قبضہ کرتے ،ان پر پیش قدمی کرتے ہیں اور اُنہیں کمزور اور زیر کرنے کے کی کوششوں میں رہتے ہیں۔

اُمتِ مسلمہ! اپنے حالات کا جائزہ لیجیے، مسلمان آج کمزور پوزیشن میں ہیں۔ وہ تفرقہ جیسی کمزوریوں میں مبتلا ہو چکے، ان کی شان وشوکت مٹ گئی اور رعب ودبدبہ اُٹھ چکا۔لیکن افسوس مسلمانوں کی اپنی صورتِ حال اس پستی کا شکار ہے کہ قبروں پر تعمیرات کی جارہی ہیں اور انہیں زیارت گاہوں کا درجہ دیا جا رہا ہے۔کوئی ان قبروں کا طواف کر رہا ہے تو دوسرا صاحبِ قبر سے فریاد کناں ہے اور کوئی ان سے اللہ سے ڈرنے کی طرح خوف کھا رہا ہے اور ان سے حاجات طلب کی جارہی ہیں۔ یہ افعالِ شنیعہ اس طرح بجالائے جا رہے ہیں گویا یہ لوگ اپنے حقیقی ربّ اور خالق کو پہچانتے تک نہیں۔ یہ سب جہالت وگمراہی کے کام ہیں۔ یقیناً مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان گمراہیوں کے تدارک کا سوچیں تاکہ مسلمانوں کا رخ توحید خالص کی طرف موڑا جا سکے۔ بے شک دعا واستغاثہ صرف اللہ ہی سے کیا جا سکتا ہے

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (غافر:٦٠)

''تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔''

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾ (الانفال:٩)

''جب تم اپنے رب سے فریاد کررہے تھے،تو اس نے تمہاری فریادرسی کی۔''

مسلمان بھائیو! ذرا ہوش کرو۔ اللہ کے سوا جن ہستیوں کو تم پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے ہی انسان تھے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ (الاعراف:١٩٤)

''جولوگ جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں، وہ دوسرے بھی تمہاری طرح کے ہی انسان ہیں۔ جاؤ ان سے دعائیں مانگ دیکھو، کیا تمہاری پکار کا وہ جواب دیتے ہیں، اگر تم سچے ہو۔''

اور حالانکہ یہ لوگ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے کہ ان سے مانگا جائے وہ تو خود ایک مخلوق ہیں، نہ کہ خالق اور وہ خود ربّ کے محتاج ہیں نہ کہ ربّ!

© rasailojaraid.com

بھائیو! اپنے آپ کو جہنم سے بچا لو اور اللہ کی توحیدِ خالص کو اپنا لو، یہی ایک راستہ ہے جس پر چلتے ہوئے اللہ کی مدد و نصرت کا حقدار بنا جا سکتا ہے۔

اُمتِ مسلمہ! اگرچہ اس وقت مسلمانوں کے ممالک ایک دوسرے سے دوری پر ہیں، لیکن وہ سب ایک ہی وطن کی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ مسلمان آپس میں ایک جسد کی مانند ہیں کہ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف و بے قراری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مغربی مسلمان ہماری طرف اپنے وفد بھیجتے ہیں اور مسلمان اپنے دین اور علاقوں کے وفادار ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی بھی پوری پوری حمایت اور ان کا دفاع کرتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں کو قطعاً پسند نہیں کرتے۔ یہ ہے مسلمانی کا حق؛ وطن سے ایسی محبت فطرت اور دین کا تقاضا ہے۔ جب نبی ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو آپؐ نے فرمایا تھا:

«لو لا إن قومي أخرجوني منك ما سكنت غيرك» (سنن ترمذی:۳۹۲۶)

''اے مکہ! اگر میری قوم تجھ سے مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں سکونت اختیار نہ کرتا۔''

اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے ممالک میں بہت سی خیر موجود ہے۔ دین کا غلبہ اور امن وامان قائم ہے۔ خوردنی اشیا کی فراوانی ہے۔ ہم اپنے اس عظیم شہر سے محبت کرتے ہیں، کیونکہ اس میں توحید کا مکمل غلبہ ہے اور اس کے حکمران شریعت کو لاگو کرنے والے، قران کی عظمت کو منوانے والے اور دین کے مددگار ہیں۔ وفقهم الله لما يحبه ويرضاه !

اُمتِ مسلمہ! آج اس بلد، حکومت اور وطن کے خلاف حسد و عناد پر مشتمل باتیں سنی جا رہی ہیں۔ یقیناً یہ لوگ ہمارے دین اور امن وامان سے خار کھاتے ہیں اور یہ لوگ ہمیں صف بستہ نہیں دیکھنا چاہتے اور ہماری بیش بہا معدنیات اُنہیں ایک آنکھ نہیں بھاتیں اور ہماری ترقی کے تمام اُمور ان کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں اور ان کی بربادی کے لیے وہ مسلسل سازشیں بنتے رہتے ہیں جس کے لیے وہ دھوکے سے نافہم اور کم عقل نوجوانوں کے لشکر تیار کرتے ہیں جنہیں مسلمانوں کے علاقوں میں بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ تکفیر، قتل اور دہشت گردی پھیلائیں اور اس کے پس پردہ اغراض یہی ہوتے ہیں کہ مسلمان عوام اور ان کے قائدین کو ہراساں کیا جائے۔

دوسری طرف آئے دن عالم اسلام میں دہشت گردوں کے دھماکوں ایسے واقعات رونما

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

ہو رہے ہیں اور یہ انتہائی گمبھیر اور خطرناک صورتحال ہے ۔ ہر مسلمان ایسی کاروائیوں کو ردّ کر چکا ہے۔آئے دن خبریں سننے کو ملتی ہیں، جن میں معصوم جانیں دھماکوں کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں۔ یہ سراسر ظلم ہے،جس سے ہم براءت کا اعلان کرتے ہیں۔اور ان کاروائیوں میں ملوث اپنے بھائیوں کو واسطہ دیتے ہیں کہ وہ راہِ راست پر آجائیں، جذباتی طرزِ عمل اور بیمار پراگندہ عقلیں کہیں اُنہیں ورغلا نہ لیں۔کیونکہ وہ چاہتے ہی یہ ہیں کہ اُمتِ مسلمہ کے افراد کو ایک دوسرے کے خلاف اُبھارا جائے اور پھر یہ عناصر اسلامی دنیا میں ایسی باتیں پھیلاتے ہیں جن سے اُمت میں افراتفری اور انتشار پھیلے اور یہ قوتیں اَفراد اور گروپوں کو ان کی قیادت کی بغاوت کی ترغیب دیتے ہیں تاکہ اُمت مسلمہ داخلی طور پر ہمیشہ خلفشار کا شکار ہے۔

میرے بھائی! ان اقدامات کا آخر کس کو فائدہ پہنچ رہا ہے؟ یقیناً ہمارا دشمن ہی اس سے فائدہ اُٹھا رہا ہے اور ہم ان تمام لوگوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں جن کو ایسے دہشت گردانہ مسائل درپیش ہیں ۔یقیناً یہ بدترین مصائب ہیں جس کے علاج کے لیے ضروری ہے کہ باہم ایک دوسرے کی معاونت کی جائے اور تعاون کی تمام تر کوششوں کو یقینی بنایا جائے تاکہ اس مصیبت سے گلوخلاصی ہو۔ دہشت گردی ایک ایسا خطرناک جرثومہ ہے جس کے اثر انداز ہونے کا مآل خلفشار،انتشار اور بربادی کے سوا کچھ نہیں ۔لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کی جماعتیں دہشت گردی سے جان چھڑائیں اور اس کے تدارک کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔

نوجوانو! تم اپنی قوم اور علاقوں میں بربادی کے لیے استعمال کئے جانے سے بچ جاؤ۔ذرا سوچو! اس سے کس کو فائدہ پہنچے گا؟ان کے اشاروں پر چلتے ہوئے تم ایسے ایجنٹ تلاش کرتے ہو جو اُن کے لیے خبر رسانی کا کام کرسکیں اور تم یہ کام اُن کے ہاں سرخرو ہونے کے لیے کرتے ہو۔ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ سے استقامت طلب کریں اور اللہ ہی سے ہر بھلائی کے لیے تعاون مانگیں۔

© rasailojaraid.com

اُمتِ مسلمہ کے ذمہ دار عناصر کو یاددہانی

اے مسلم حکمرانو! میں آپ کو اپنے عوام کے بارے اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اُنہیں کتاب وسنت کی تعلیمات پر آمادہ کیجیے۔ان کے درمیان اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے کیجیے۔ عدل قائم کریں اور اپنے علاقوں کی ذمہ داری کو محسوس کیجیے، فرمان نبوی ہے:

«اللهم من وَلِيَ من أمر أمتي شيئا فَشَقَّ عليهم فَاشْقُقْ ومن ولي من أمر أمتي شيئا فَرَفِقَ بهم فَارْفُقْ به» (صحیح مسلم:۱۸۲۸)

''اے اللہ! جو شخص میری اُمت کے کسی معاملے کا نگہبان بنے اور ان سے سختی کا برتاؤ کرے تو تو بھی اس سے سخت روی سے پیش آ اور جو میری اُمت کا ذمہ دار ہوکر نرمی کا رویہ اختیار کرے، تو تو بھی اس سے نرم ہو جا۔''

علماے اسلام! علم کا نور حاصل ہونے پر اللہ کا شکر بجا لاؤ، تم ہی حقیقی طور پر انبیا کے وارث ہو، اس علم کی بدولت اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔اس سچے علم کو زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ تاکہ جہالت ونفاق ختم ہو سکے اور جس طرح تم نے اسے اپنے سلف سے لیا، اسی طرح بدعات وشبہات سے پاک، کمی وزیادتی سے مبرا اور صاف ستھرا علم اپنے بعد والوں تک پہنچاؤ۔

مفتیانِ اسلام! حج اور دوسرے معاملات میں فتویٰ دیتے ہوئے اپنے منصب کا خیال کیجیے۔ اس شہر میں حج کے لیے آنے والے بھائیوں میں کچھ لوگ سختیوں کو برداشت کرنے والے ہوتے ہیں جبکہ کچھ پابندیوں کے عادی نہیں ہوتے۔ اُنہیں کتاب وسنت کی اتباع پر آمادہ کیجیے اور حج کے دوران بے بنیاد تشدد اختیار کرنے سے منع کیا کریں۔ اسی طرح اُنہیں تنبیہ کی جائے کہ وہ حج کے ارکان ادا کرتے ہوئے مسائل میں اپنی مرضی اور پسند سے ایسے کام نہ کریں جن کا سنتِ صحیحہ سے دور کا واسطہ بھی نہ ہو۔

داعیان الی اللہ! اپنی ذمہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے اپنا قبلہ درست رکھیے۔ زمانہ کی چکا چوند کہیں تمہیں راہِ راست سے بھٹکا نہ دے اور کسی مقلد اور مفتی کے پیچھے بغیر دلیل کے مت چلو، اتباع کے لائق صرف اصل راستہ اور منہج کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ہے۔

اے قوم کے مربیو! ہمارے بچے اور بچیوں کی تربیت تمہارے پاس امانت ہے۔ ان

© rasailojaraid.com

نونہالوں کی عقلیں اور دل تمہارے مرہونِ منت ہیں۔اللہ سے ڈرتے ہوئے ان کی اصلاح کرو اور اُنہیں ایسے نہج پر تعلیم سے آراستہ کرو جو اُنہیں ان کے تابندہ ماضی سے جوڑ دے اور اُنہیں علم نافع سے مسلح کردو تاکہ وہ مستقبل میں روشنی کے مینار بنیں۔

ذمہ دارانِ میڈیا! آج کے دور میں میڈیا تمہارا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ اسلام کی نشر واشاعت اوراس کے دفاع کے لیے اس کا استعمال کرو تاکہ اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت کو فروغ حاصل ہو۔ میڈیا پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اسلام کو مشکوک بنانے والے اور حیا باختہ مواد کو شائع نہ کرے۔ ہمارے ٹی وی چینلوں کو چاہیے کہ وہ اخلاقِ اسلامیہ اور اسلام کے فضائل کی تبلیغ کرتے نظر آئیں، نہ کہ اخلاقیات سے عاری خرافات پیش کرنے والے اور اختلاف وافتراق کو ہوا دینے والے پروگرام ان کے پردہ سکرین پر ہروقت موجود رہیں۔میڈیا کے ایسے اقدامات اُمت کے مقاصد اور مسلّمات میں شکوک کا باعث بنتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے تحقیقی مقالوں، پروگراموں اور میڈیا پر شائع ہونے والی ہر بات میں اسلامی اقدار کو ملحوظ رکھیں، کیونکہ ہر کوئی اللہ کے ہاں اپنی ہر بات کا جوابدہ ہوگا۔اللہ فرماتے ہیں:

﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (قٓ:۱۸)

''(انسان کا) کوئی ایسا لفظ نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے حاضر باش نگران موجود نہ ہو۔''

اے نوجوانانِ اسلام! تمہاری جوانی اُمت کے لیے باعثِ قوت وعزت ہے۔ اہل اسلام کی اُمیدیں تم سے وابستہ ہیں۔ دیکھو! کہیں مایوس نہ کردینا۔ اللہ سے ڈر جاؤ، ایمان، تقویٰ اور علم وعمل صالح کو اپناؤ اور کہیں دشمن اپنے مقاصد کے لیے تمہیں استعمال نہ کرپائے۔ کسی کی دعوت پہ لبیک کہنے سے پہلے ضرور دیکھ لو کہ بلانے والا کیسے سیرت واخلاق کا حامل ہے اور اس کی دعوت کا مقصد کیا ہے؟ لوگوں میں کتنے ہی لوگ مختلف روپ دھارے بیٹھے ہوئے ہیں اور کتنے ہی لوگ ہیں جو بظاہر حق کا پرچار کرتے دکھائی دیتے ہیں، لیکن ان کے باطل ہونے کو اللہ خوب جانتا ہے اور کتنے ہی ایسے داعی ہیں جو سچ کا لبادہ اوڑھے، دھوکے سے گمراہی کی طرف بلا رہے ہوتے ہیں تاکہ اُمتِ مسلمہ کو نقصان پہنچایا جائے۔

نوجوانو! سنبھل جاؤ فکر تدبر سے کام لو تاکہ اس عظیم نقصان سے بچ جاؤ......!

© rasailojaraid.com

اے مسلمان بیٹیو! تم بخوبی جانتی ہو کہ اسلام سے قبل اور اسلام کے بعد بلادِ کفر میں تمہاری کیا حیثیت تھی اور تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ عورت نے اسلام سے کیا کیا فوائد حاصل کئے؟ کیا عورت کے جسم کو جذباتی تسکین اور متاعِ محض نہیں سمجھا جاتا تھا؟ اس کے ازدواجی وخاندانی حقوق سلب کر دیے گئے تھے۔ لیکن اسلام نے اسے اپنے دامنِ عزت میں جگہ دی اور اس کے حقوق کی حفاظت کی۔ اللہ سے ڈر جاؤ، اسلام پر پابندی اختیار کرو، عفت وعصمت کے تحفظ اور حجاب کے معاملہ میں سختی برتو۔ اور کہیں منافقین وملحدین کے دامِ فریب میں نہ آجانا۔ وہ تمہاری ساکھ اور اخلاق کو داغدار کرنا اور تمہاری بربادی وتباہی کا سامان چاہتے ہیں۔

مسلمان تاجرو! مسلمانوں کے بارے میں اللہ سے ڈر جاؤ۔ حلال طریقوں سے مال کماؤ اور حلال جگہ پر ہی خرچ کرو۔ اپنے بھائیوں سے نرمی کا معاملہ کرو، سختی نہ کرو۔ تنگدست کو آسانی فراہم کرو، زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو گے تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

اے حی قیوم ذات، اے رحمٰن ورحیم ربّ! ہمیں اپنے عذاب سے چھٹکارا عطا فرما دے۔ اے ربّ العالمین! ہماری لغزشوں سے درگزر فرما۔ اللہ! تیرے یہ بندے آج کے عظیم دن اور عظیم مقام پر جمع ہو کر تیرے سامنے اپنی محتاجی، فقیری اور عجز و انکساری کا اعتراف کرتے ہوئے تیری رحمت کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے گناہوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اپنی مغفرت سے ہمیں نواز دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت بخش اور شرک ومشرکین کو ذلیل ورسوا فرما۔

اے اللہ! اپنے موحد بندوں کی مغفرت فرما اور دین کے دشمنوں کو نابود کردے۔ اے اللہ! مسلمانوں کو خیر پر متحد کردے اُنہیں عزت عطا فرما۔ ان کی کمزوریوں کو قوت میں بدل دے، ان کی بکھری ہوئی جماعتوں کو خیر پر مجتمع کردے۔

اے ہمارے ربّ! ہمیں اور ہمارے ان مؤمن بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے گزر چکے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے بغض نہ ڈالنا، بے شک تو رؤف رحیم ہے۔

طوالت کے پیش نظر خطبہ کے اوّلین حصہ کا ترجمہ شائع نہیں کیا گیا۔ شائقین مکمل متن www.mohaddis.com پر مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ادارہ

www.KitaboSunnat.com